

مسلمانوں کو اپنے ہی سیاسی فلسفے 'دلی وحدت' کے احیا کے اس نادر موقع سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ مسلم حکمرانوں کی کا سہ لیس، اقتدار پرستی اور مغرب نوازی اب ایک پختہ روایت بن چکی ہے، جن سے بہت سی توقعات وابستہ کرنے کی بجائے اُمتِ مسلمہ کے بین الاقوامی اداروں کو اپنا کردار ادا کرنے کے لئے میدانِ عمل میں آنا ہوگا۔ اُمتِ مسلمہ کے بین الاقوامی ادارے اپنا مقصد جواز کھودیں گے، اگر وہ اس مرحلے پر اُمت کے اس اجتماعی موقف کو کوئی نتیجہ خیز شکل دینے پر قادر نہیں ہوتے۔

**الغرض** ہماری نظر میں اس مرحلے پر مسلمانوں کا اسلام کی طرف رجوع، اجتماعی و انفرادی سطح پر اسلامی احکامات کو اپنانا، مسلم حکمرانوں کو پورے مسلم اُمت کو سیاسی وحدت میں پروانے اور مشترکہ قوت کی طرف بڑھنے کے لئے اس موقع سے فائدہ اٹھانا اور عالمی اسلامی تنظیموں کو اس موقع پر اُمت کے اجتماعی موقف سے مستقل نوعیت کے فوائد کی طرف پیش بندی کرنا ہی ایسا حاصل ہے، جس کے نتیجے میں مستقل نوعیت کے تحفظ کی توقع کی جاسکتی ہے۔

جہاں تک نبی کریم ﷺ کی شان و عظمت کا تعلق ہے تو ان کفارِ ملحدین کے کہنے سے اس میں کوئی کمی واقع نہیں ہو سکتی۔ جس نبی کو کائنات کا رب ذوالجلال ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ کی نوید سناتا ہے اور اس کے دشمنوں کو ﴿إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾ کی وعید دیتا ہو، اس کی شان کو ایسے حقیر ہتھکنڈوں سے کوئی خطرہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی ﷺ سے یہ وعدہ ہے:

﴿إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ﴾ (الحجر: ۹۵-۹۹)

”ہم تیری توہین کرنے والوں کو خوب کافی ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ بھی دوسرا الہ کھڑا کرتے ہیں، عنقریب انہیں پتہ چل جائے گا۔ ہمیں خوب علم ہے کہ ان کی اس تمسخرانہ حرکتوں سے تیرا سینہ تنگ ہوتا ہے (لیکن ان کی پرواہ مت کر) اور اپنے رب کی تسبیح بیان کر اور سجدہ کر نیوالوں میں سے ہو جا۔ پھر اپنے رب کی عبادت کرتا رہ تا آنکہ تجھے موت آجائے“

(حافظ حسن مدنی)

اطلاع: محدث کا یہ شمارہ فروری اور مارچ ۲۰۰۶ء کا مشترکہ ہے۔ گزشتہ ماہ راقم الحروف کے سترج کی وجہ سے محدث کا شمارہ شائع نہیں ہو سکا جس کے لئے ہم معذرت خواہ ہیں۔ (ح م)